کوہِ گراں

تحریر: محمد شکیل ملک

زندگی کتنی غیر یقینی ہوتی ہے جس میں بعض اوقات ایک لمحہ انسان کو اس قدر بے بس کردیتا ہے کہ اسے اپنی بقا بھی خطرے میں محسوس ہوتی ہے ۔ یہ بات امجد صدیقی سے زیادہ کون جان سکتاہے جن کی ہنستی بستی زندگی ایک حادثے میں اس قدر بکھر گئی کہ جینا بھی ان کے لئے ناممکن سا ہوگیا۔ بی کام کرنے کے بعد بہتر مستقبل کا خواب آنکھوں میں سجائے وہ سعودی عرب چلے گئے اور ایک بنک میں بطور آفیسر کام کر رہے تھے ۔ سب کچھ ان کی امنگوں کے مطابق تھا مگر 1981ء کی ایک صبح روڈ ایکسیڈنٹ نے ان کے تمام خوابوں پر سوالیہ نشان لگا دیا۔ حادثے میں شدید خمی ہوگئے اور ان کی ریڑھ کی ہڈی بری طرح متاثر ہوئی ہسپتال میں زندگی اور موت کی کشمکش میں اور بعدازاں اٹھارہ ماہ تک مختلف ہسپتالوں زیرعلاج رہے مگر معذوری ان کا عمر بھر کا روگ بن گئی۔ حادثے میں ان کے جسم کا 90 فیصد حصہ مفلوج ہو گیا اور ویل چیئر ان کا مستقل سہارا بن گئی۔لوگوں نے تو ان کے لئے ز ندگی کی بجائے موت کی دعا کرنے کو کہا...... مگر امجد صدیقی ہار ماننے والے کہاں تھے؟ ان کے حوصلے پہاڑوں سے بلند اور چٹانوں سے بھی مضبوط تھے اسی لئے آج وہ معذوری کے باوجود ایک کامیاب ترین زندگی گزار رہے ہیں۔

امجد صدیقی نے نا قابل علاج شدید معذوری کے باوجودمحنت کو اپنا شعار بنایا، خودداری کا یہ عالم کہ گھر بیٹھ کر مفت میں پینشن لینے کی بجائے محنت سے روزی کمانے کو ترجیح دی، محنت اور ثابت قدمی کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ معذوری کے باوجود اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے کام کرکے بہترین بنکار ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ وہ اب تک تن تنہا 52ملکوں کا دورہ کرچکے ہیں اور اس دوران دنیا بھر کے پندرہ سو سے زائد تحقیقی و بحالی مراکزکا دورہ کرکے One in Million یعنی "لاکھوں میں ایک" ہونے کا اعزاز حاصل کرچکے ہیں۔ وطن سے محبت کا یہ عالم ہے کہ سبز ہلالی پرچم تھامے ملکوں ملکوں سفر کیا ،ڈے پریڈ

اور امن کے سفیر کے طور پر ابھرے اور بیرون ملک Celebrity اور امن مارچ کو بھی لیڈ کیا ۔وہ ایک پاکستان کا نام روشن کیا۔

امجد صدیقی نے اس بیماری کے علاج کے لئے خود کو وقف کر رکھا ہے اور اس سلسلے میں ان پرکئی آپریشن اور ریسرچ کی جا چکی ہے۔1992 میں پہلی بار تجرباتی طورپرپیرا واکر کے ذریعے کامیابی سے چلنے کا اعزاز حاصل کیا اور سپائنل انجری کے علاج کے لئے کئی تجربات سے گزر چکے ہیں۔وہ ایک مخیر شخصیت کے طورپر بھی اپنی پہچان رکھتے ہیں۔شوکت خانم ہسپتال کی تعمیرہو یا 2005 کا زلزلہ یاپھر سیلاب کی تباہ کاریاں...... جہاں بھی انسانیت خطرے سے دوچار ہوئی وہ دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے پہنچے۔
ارض پاک سے ان کی وابستگی کا عالم یہ ہے کہ 2008 کے بد ترین معاشی حالات کے باوجود بھی انہوں نے سرمایہ کاری کے لئے پاکستان کو ترجیح دی اور نہ صرف خود کروڑوں روپے کی سرمایہ کاری کی بلکہ دوسرے ملکوں سے بھی غیر ملکی سرمایہ کاری وطن عزیز میں لے کر آئے وہ اس وقت متعد د کاروبار پاکستان میں چلا رہے ہیں۔ امجد صدیقی مختلف یونیورسٹیوں ، کالجوں اور سرکاری و نجی اداروں میں بطور موٹی ویشنل سپیکر لیکچرز بھی دیتے ہیں۔ان کی خدمات کو ملکی اور عالمی سطح پر سراہا جاچکا ہے ۔

امجد صدیقی زندگی کے ہر روپ میں منفرد ٹھہرے ...... ایک شفیق باپ، ایک نفیس دوست، ایک کامیاب بزنس مین، اور سب سے بڑھ کر ایک درد دل رکھنے والے انسان...... مجھے خوشی ہے کہ عزم و ہمت کے اس کوہ گراں کو سب سے پہلے پی ٹی وی نیوز کے ذریعے میں نے متعارف کروایا اور متعدد پروگرامز میں ان کو ایک رول ماڈل کے طور پرپیش کیا۔ ان کی زندگی بلاشبہ قابل تعریف بھی ہے اور دوسروں کے لئے قابل تقلید بھی۔

محمد شکیل ملک